© rasailojaraid.com

اتفاق نہیں کرتے لیکن اس عدم اتفاق کا نتیجہ یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ آپ ہم پر اس جرم کا الزام لگائیں جو واقعی ہم نے نہیں کیا ہے۔

آپ اگر "مسلکِ اعتدال" پر کوئی تنقید فرمائیں تو میرے لیے باعث شکر گذاری ہوگا۔ مجھ پر اگر میری غلطی واضح ہوگئی تو اسے مان لینے میں مجھے کوئی تامل نہ ہوگا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو کم از کم میں صرف اس غرض کے لیے ترجمان القرآن میں جگہ دے دوں گا کہ اس کے بعد آپ یا آپ کے ہم خیال حضرات کے لیے کسی شکایت کی گنجائش نہ رہے۔ اس امر کا فیصلہ میں مضمون کو دیکھنے کے بعد کروں گا کہ آیا مجھے اس پر کچھ عرض کرنا چاہیے یا صرف اس کو رسالہ میں شائع کر دینے پر اکتفا کرنا چاہیے۔

فرقہ بندی کے معنی

سوال:- آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو سختی کے ساتھ فرقہ بندی سے منع کرتے ہیں۔ اس ضمن میں میرا سوال یہ ہے کہ آخر صوم و صلوٰۃ و حج وغیرہ ارکان کو کسی نہ کسی مسلک کے مطابق ہی ادا کرنا ہوگا تو پھر بتایئے کہ کوئی مسلمان فرقہ بندی سے کیسے بچ سکتا ہے؟ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ بموجب آپ کی رائے کے کہ قرآن و حدیث کے موافق جو مسئلہ ملے اس پر عمل کیا جائے۔ بجز اہل حدیث کے کسی فرقہ کے ہاں جملہ جزئیات میں قرآن و حدیث سے مطابقت نہیں پائی جاتی۔ بس میں نے فی الحال مسلکِ اہل حدیث کو اپنے لیے پسند کیا ہے۔ پھر کیا میں بھی فرقہ بندی کے الزام کا مورد ٹھیروں گا۔

جواب:- فقہ میں اپنی تحقیق یا کسی عالم کی تحقیق کی پیروی کرتے ہوئے کوئی ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا جس کے لیے شریعت میں گنجائش موجود ہو، فرقہ بندی نہیں ہے اور نہ اس سے کوئی قباحت واقع ہو سکتی ہے۔ اس طریقہ سے مختلف لوگوں کی تحقیقات اور ان کے طرزِ عمل میں جو اختلاف واقع ہوتا ہے وہ مذموم تفرق و اختلاف نہیں ہے جس کی برائی قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔ ایسے اختلافات خود صحابہ کرام اور تابعین میں رہ چکے ہیں۔ دراصل فرقہ بندی جس چیز کا نام ہے وہ یہ ہے کہ فروع کے اختلافات کو اہمیت دے کر اصولی اختلاف بنا دیا جائے اور اس میں اتنا غلو کیا جائے کہ اسی پر الگ الگ گروہ بنیں اور ہر گروہ اپنے مسلک کو بمنزلۂ دین قرار دے کر دوسرے گروہوں کی تکفیر و تضلیل کرنے لگے، اپنی نمازیں اور مسجدیں الگ کرلے، شادی بیاہ اور معاشرتی تعلقات میں بھی علٰحدگی اختیار کرے اور دوسرے گروہوں کے ساتھ اس کے سارے جھگڑے انہی فروعی مسائل پر ہوں حتی کہ اصل دین کے کام میں بھی دوسرے گروہوں کے ساتھ اس کا تعاون ناممکن ہوجائے۔ اس قسم کی فرقہ بندی اگر پیدا نہ ہو اور فروع کو صرف فروع کی حیثیت میں ہی رہنے دیا جائے تو مسائلِ فقہیہ میں مختلف مسلکوں کے لوگ اپنے اپنے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے بھی ایک ساتھ جماعت میں منسلک رہ سکتے ہیں۔

فقہی اختلافات کی بنا پر نمازوں کی علٰحدگی

سوال:- فقہی اختلافات کی بنا پر بعض صورتوں میں حنفی، اہلحدیث اور شافعی حضرات علٰحدہ علٰحدہ نماز پڑھنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ مثلاً ایک گروہ اول وقت نماز پڑھنے کو ترجیح دیتا ہے اور دوسرا آخر کو افضل سمجھتا ہے۔ اب ان سب کا ایک جماعت میں نماز پڑھنا کسی نہ کسی کو افضل نماز سے محروم کرے گا۔ اگر "افضل نماز" کی کوئی اہمیت ہے تو پھر آپ کیوں اس "ایک ہی جماعت" کے اصول پر اتنا زور دیتے ہیں؟

جواب:- آپ کے نزدیک اگر کسی وقت پر نماز پڑھنا افضل اور اولیٰ ہو اور دوسرے مسلمانوں کے نزدیک کسی دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہو تو اس اختلاف کی بنا پر جماعت سے الگ ہو کر نماز پڑھنا یا اپنے ہم خیال لوگوں کی جماعت الگ قائم کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ افضل وقت کو چھوڑنے

© rasailojaraid.com